رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں بھی اک نورانی چہرے کے پیارو میں ہوں

ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

قیمت اخبار پیشگی ۴/۸ سالانہ

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے

ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے

سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (مقدمہ الوحی ص ۶۵)

جلد ۳ | ۲ فروری سنہ ۱۹۱۶ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیح علیہ السلام

۱۔ حضرت اولوالعزم کی طبیعت اب اچھی ہے۔ ۲۹ جنوری کو درس قرآن دیا ✦ ۲۔ اس اخبار میں سیرت النبی کا مضمون حضرت خلیفہ ثانی کا ہے۔ امید کی جاسکتی ہے کہ یہ سلسلہ پھر جاری ہوگا ✦ ۳۔ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی حضرت صاحب کیطرف سے مولانا محمد احسن صاحب فاضل امروہہ کی عیادت کے لئے گئے تھے۔ مولانا موصوف کے بائیں طرف ابھی سستی باقی ہے ذرا افاقہ ہونے پر دارالامان آنے کا عزم مصمم رکھتے ہیں ✦ ۴۔ آج ۳۱ جنوری کو کچھ ترشح ہوا ہے اللہ تعالیٰ مزید رحمت باراں برسائے ✦ ۵۔ ہائی سکول کی ٹیمیں لاہور سرکل ٹورنمنٹ پر گئی ہیں ✦

اخبار احمدیہ

قبولیت دُعا

منشی احمدالدین صاحب ساکن تہال ضلع گجرات اپنے علاقہ میں اشاعتِ احمدیت کا خاص جوش اور ولولہ رکھنے والے ہیں اور بڑی بڑی مخالفتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے فرض تبلیغ سے باز نہیں رہتے۔ آپکی اہلیہ صاحبہ احمدی نہ تھیں جنکو احمدی کرنے کے لئے انھوں نے ہر ممکن کوشش سے کام لیا۔ سنہ ۱۹۱۴ء کے سالانہ جلسہ پر یہاں بھی لائے۔ اور یہ انکی طرف سے آخری کوشش تھی۔ لیکن خدا کی قدرت اس سے اُلٹا اثر ہوا۔ اسکے بعد انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں دُعا کے لئے عرض کرنا شروع کر دیا۔ حضور نے انکے اضطراب کو دیکھ کر یہ تشفی نامہ انہیں تحریر فرما دیا کہ "آپ کا کارڈ ملا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے لئے آپ کے بچوں کے لئے اور آپکی اہلیہ کے لئے دُعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔" یہ خط ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء کو حضور کیطرف سے روانہ ہوا۔ اور چند ہی دنوں کے بعد یعنی دسمبر کے آخری ایام میں انکی اہلیہ نے نہایت خلوص اور صدق دل سے بیعت کر لی ✦

ہم ان تمام احباب کی خدمت میں یہ نمونہ پیش کرکے عرض کرتے ہیں کہ جنکی بیویاں احمدی نہیں وہ ان کو احمدی بنانے میں خاص سعی اور کوشش سے کام لیں ✦

درخواست دُعا۔ میاں نذیر احمد صاحب پسر میاں معراج الدین صاحب عمر لکھتے ہیں کہ میرا چھوٹا بھائی بشیر احمد سخت بیمار ہے اسکی صحت کے لئے سب احباب درد دل سے دُعا کریں ✦

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان پریس میں چھپکر شائع ہوا)

ظفروال سے میاں محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بھائی تپ دق سے بہت بیمار ہے احباب اس کے لئے توجہ سے دعا کریں؛

پارہ پورہ کشمیر سے میاں غلام محی الدین صاحب لکھتے ہیں کہ آجکل بوجہ تبلیغ لوگوں میں مخالفت کا بہت زور ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں مولوی محمد شاہ صاحب ناسوری بھی دورہ کرتے رہتے ہیں جس کا لوگوں پہ کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہی رہتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرماوے۔

رآونڈ سے بابو محمد علی صاحب عباسی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو لکھتے ہیں کہ میں نے پہلے باوجود جاننے کے نہ پہنچا اور عرصہ تک بیعت سے رکا رہا اس خطا کو معاف فرمایا جاوے نیز میرے نام مولوی محمد علی صاحب کا ایک خط حضرت مسیح موعود کی رسالت کے متعلق دیا تھا انہوں نے اپنی ایک کتاب بھی ارسال کی۔ گو میں نے حقیقۃ النبوۃ تو نہیں پڑھی تھی مگر جب میں نے حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر غور کیا اور آیت آخرین منہم کو سوچا کہ سب مفسرین نے رسول اکرم کی بعثت ثانیہ کو لکھا ہے اور اس کا ظہور بجز کسی دوسرے انسان کے ہو نہیں سکتا اس لئے آپ کی رسالت ماننے کے لئے میں مجبور ہوا نیز یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتاب ایام الصلح میں اس آیت کے مصداق اپنے آپکو ہی فرمایا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس بات کو چھپانے کی بہت کوشش کی ہے۔ پھر آیت خاتم النبیین سے تو نبوت نکلتی ہے نفی تو صرف ابوت جسمانی کی کی گئی ہے نہ کہ روحانی کی بھی۔ اللہ تعالیٰ انکو سمجھ دے اور راہ راست کی طرف آجاویں؛

دلاور پور مونگیر سے حکیم خلیل احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہفتہ عشرہ سے مونگیر میں درس قرآن مجید جاری ہے اور میری غیر حاضری میں سید وزارت حسین صاحب دیا کریں گے۔ اس ہفتہ میں ایک جلسہ کیا گیا جس میں ہدایت کی جماعت احمدی کے ہر فرد کو کہا گیا۔ کہ حضرت کی کتب کا مطالعہ کر کے حضرت صاحب کی صداقت پر تقریرین کریں یہ سلسلہ دو ہفتہ سے جاری ہے۔ دوسرے ہفتہ میں یہ مضمون رکھا گیا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر کیا کیا"۔ اس مضمون پر خاکسار نے تقریر کی لوگوں نے بہت توجہ سے تقریروں کو سنا۔ اکثر غیر احمدی ہمارے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ الحمد للہ کہ جماعت میں ایک جوش پیدا ہو گیا ہے؛

میرا پتہ میرے دوست احباب خیال رکھیں۔ کہ میں اب چونکہ اڈیٹر بدر نہیں ہوں اس واسطے میرے نام کے ساتھ الفاظ اڈیٹر بدر نہ لکھا کریں۔ تاکہ اخبار بدر کے دوبارہ اجرا کے واسطے سنا گیا ہے کہ کوشش ہو رہی ہے۔ خطوط کی تقسیم میں ڈاک والوں کو کوئی غلط فہمی نہ ہو۔ ہاں مجھے سابق اڈیٹر لکھنے میں کوئی حرج نہیں؛

(مفتی محمد صادق)

جنگ یورپ

شاہ یونان کو تنبیہ لنڈن ۲۷ جنوری۔ شاہ یونان کے نام ایک اڈریس یونان میں خفیہ طور پر لگایا گیا ہے جس میں لکھا ہوا ہے۔ کہ فوج اور لوگ ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ کہ ملک پر اس کے دشمن حملہ کریں؛

گوبن کو پھر نقصان پہنچایا گیا۔ لنڈن ۲۷ جنوری پٹروگریڈ سے مستند طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۸ جنوری کی لڑائی کے بعد جو گوبن اور ایک روسی جنگی جہاز کے درمیان ہوئی مؤخر الذکر جہاز نقصان اٹھا کر قسطنطنیہ کو واپس آیا۔ اس کے ۳۳ آدمی ہلاک اور ۸۰ مجروح ہوئے؛

جنگ بلقان۔ لنڈن ۲۸ جنوری روما۔ کینیٹ کی ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ حتی المقدور دلونا کی حفاظت کی جائے؛

مانٹی نگرو کے شہزادے کی ہلاکت یا گرفتاری کی افواہ لنڈن ۲۷ جنوری روما میں خوف ظاہر کیا جاتا ہے کہ مانٹی نگرو کا شہزادہ سکوٹری کی مدافعت کے دوران میں ہلاک ہوا۔ یا گرفتار کیا گیا ہے۔ البیو کی طرف ہزاروں سروین سپاہی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور امیر البحر ٹروبرج اور برٹش ملاح ان کی مدد کر رہے ہیں؛

قیصر کی توہین لنڈن ۲۸ جنوری۔ برن قیصر کی سالگرہ کے دن لاسین میں جرمن سفارت میں جرمن جھنڈا کھڑا کیا گیا۔ لوگوں کے ہجوم نے مطالبہ کیا کہ سوئیٹزرلینڈ کا جھنڈا اس کی جگہ نصب کیا جائے۔ اور پھر پولیس کو مغلوب کر کے جرمن جھنڈے کو نیچے گرا دیا اور خاندانی ڈھال کو توڑ ڈالا۔ فیڈرل قونصل نے جرمن سفیر سے معافی مانگی اور برن کے دفتر خارجہ کو تار بھیجا کہ ایسا پھر نہ ہو پائیگا۔

مغربی میدان جنگ۔ لنڈن ۲۷ جنوری۔ پیرس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آرٹائس میں شدید ترین گولہ باری ہوئی۔ ہمنے سرنگوں کے مورچے پر بدستور قبضہ قائم رکھا اور جرمنوں کی لاشیں معلوم کیں اور قیدی گرفتار کئے۔

اطالوی مہم۔ لنڈن ۲۷ جنوری۔ روما۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ علاقہ گوریزیا میں دشمن کی جارحانہ کارروائی روک دی گئی ہے اور اطالوی نے جو پوزیشن فتح کی تھی۔ ان پر وہ بدستور قابض ہے۔ گوریزیا کے شمال مغرب میں اسوزو کے پل کی طرف جانیوالے دشمن کے ایک دستہ فوج نے موثر گولہ باری کی۔ ایک اطالوی دستہ فوج نے کارسو سلسلہ پر اچانک کوچ کر کے سان مارٹینو میں ایک مستحکم گڑھے پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۲۶ جنوری ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۲۳ جنوری کی جنگی کارروائی کے متعلق جنرل والیس کی مزید رپورٹ قاہرہ کے برقی پیغامات کی تصدیق کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ ہماری سپاہ جس میں برطانی ہندوستانی اور مقبوضات کی فوج شامل تھی۔ ۲۳ جنوری کی صبح کو دو دستوں میں آگے بڑھی۔ غنیم نے بھی آگے بڑھ کر اسے محصور کرنے کی کوشش کی۔ دس بجے تک عام ہو کر کارزار گرم ہو گیا۔ اور دوپہر تک غنیم کو ان کے کیمپ کی طرف پسپا کر دیا گیا۔ وہ سرعت کے ساتھ مغرب کی طرف پیچھے ہٹ گئے۔ اور ان کے کیمپ پر قبضہ کر لیا گیا۔ قریباً ۸۰ خیمے اور کچھ ذخائر جل گئے۔ غنیم جس کی ہم نے اچھی طرح خبر لی اس کے پاس ۳ معمولی اور ۳ یا ۴ کلدار توپیں تھیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲ فروری ۱۹۱۶ء

امیر غیر مبائعین کی تازہ کارگذاری اور اُس کا صلہ

مولوی محمد علی صاحب نے کئی ماہ کے بعد کتاب حقیقت النبوۃ کے جواب میں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیس روز میں تین سو صفحات کی تحریر فرمائی تھی۔ ایک کتاب لکھی ہے۔ اور ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ کتاب "صرف بیس بلکہ اس سے بھی تھوڑے دنوں میں تصنیف اور طبع ہو کر" شائع کیگئی ہے۔ ہم یہاں اس بات کا تذکرہ نہیں کرینگے۔ کہ ان کا یہ ادعا کہاں تک درست ہے اور مارچ ۱۹۱۵ء سے لیکر جبکہ حقیقت النبوۃ شائع ہوئی تھی۔ دسمبر ۱۹۱۵ء تک بیس دن کس حساب سے بنتے ہیں۔ اور نہ ہی فی الحال اس کتاب پر کسی قسم کا ریویو کرنا منظور ہے۔ البتہ یہ بتائیں گے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کی اس دنرات کی محنت شاقہ نے جو النبوۃ فی الاسلام کے لباس میں جلوہ افروز ہوئی ہے انکو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ اور ان کے موجودہ مسلک میں کیا کچھ آسانیاں بہم پہنچائی ہیں ٭

ہم نے الفضل کے گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں بتایا ہے کہ غیر مبائعین کے راہ نماؤں کے متعلق غیر احمدی پبلک کی آواز کیا کہہ رہی ہے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہر ایک آسانی سے سمجھ رہا ہے کہ غیر مبائعین کی سرتوڑ کوشش یہ ہے کہ جسطرح بھی ہو۔ غیر احمدی لوگوں کے گلے ملا جائے یہ الگ بات ہے کہ انکو اس مقصد میں کامیابی ہو یا نہ ہو۔ لیکن انکی اس سعی اور کوشش سے کسی کو انکار کرنے کی گنجایش نہیں۔ اسی کوشش کے سلسلہ میں امیر پیغام نے اپنی تازہ کتاب النبوۃ فی الاسلام بھی شائع کی ہے۔ اور وہ اصحابت کے منتظر ہیں۔ کہ غیر احمدی پبلک اس کی کیا قدر و قیمت ڈالتی ہے۔ چنانچہ یہ کتاب غیر احمدی اخبارات کے ایڈیٹروں کے پاس بھیجی گئی ہے تاکہ وہ اس کی اصلیت سے اپنے ناظرین کو آگاہ کردیں۔ اور وہ اس کو پڑھکر اسبات کا فیصلہ کریں کہ غیر مبائعین انکے قریب بلکہ قریب تر آگئے ہیں اور عنقریب یک جان دو قالب ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اگر یہ کتاب احمدی پبلک کے لئے بھی لکھی جاتی۔ تو ضرور تھا کہ احمدی اخبارات کو بھی ایک ایک کاپی بھیجی جاتی۔ تاکہ وہ بھی جسطرح چاہتے۔ اسپر ریویو کرتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ جو اسبات کا ثبوت ہے کہ یہ لوگ اس کتاب سے احمدیوں کو آگاہ کرنا پسند ہی نہیں کرتے اور کیوں پسند کرنے لگے تھے۔ جبکہ ان کا مقصد اس سے یہ ہے کہ غیر احمدیوں کی رفاقت اور دوستی حاصل کی جائے اور احمدیت کی قبا اُتار دی جائے۔

اِس کتاب پر اس وقت تک دو اخباروں میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ہماری نظر سے گذرا ہے جسے ہم ذیل میں اِسلئے درج کرتے ہیں کہ ناظرین اخبار اِسبات سے آگاہ ہو جائیں کہ غیر مبائعین کے امیر کو اس نئی کارگذاری کے عوض میں کیا کچھ حاصل ہوا ہے۔

اخبار اہلحدیث جس کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ کتاب ہمارے پاس بغرض ریویو آئی ہے جسے دیکھ کر ہمیں سخت رنج ہوا۔ اصل کتاب ۲۲۲ صفحات پر ہے۔ اور ضمیمہ ۸ ۱۹ صفحوں کا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ سب بہت اچھے مقصود اتنی بڑی ضخیم کتاب سے صرف نبوت مرزا کے مسئلہ کا حل ہے یعنی قادیانی پارٹی کے خیال متعلقہ نبوت مرزا کا جواب دیا گیا ہے۔ ہمیں اس کتاب کے دیکھنے سے رنج اس لئے ہوا کہ یہ لوگ کس بیکار شغل میں قوم کا روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ اتنی بڑی کتاب کی اشاعت سے اسلام کی کیا اشاعت ہے۔ اِسلئے ایسی کتاب پر اس انجمن کا روپیہ لگنا جس کا نام اشاعت اسلام ہو۔ ہمارے خیال میں سخت غلطی اور چندے کا بیجا صرف ہے۔" ہمیں افسوس ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے امیر پیغام کی اُمید کے خلاف اس کتاب کے متعلق ایسے الفاظ میں ریویو کیا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ اور بالکل الٹی گنگا بہا کر اسکے خرمن امید کو دریا بُرد کرنا چاہا ہے۔ لیکن مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انکی یہ سخت مزاجی اُن کے یاران نو کے لئے کوئی زیادہ دلشکن نہ ہوگی اور وہ آیندہ اس زخم کو مرہم ثنائی سے پُر کرنے کی اُمید میں چشم براہ ہونگے۔ البتہ پیسہ اخبار نے جو کچھ لکھا ہے وہ انہیں اپنی آرزوؤں کے مدہم نقش و نگار کے روشن ہو جانے کی پوری توقع دلائیگا۔ پیسہ اخبار لکھتا ہے "مولوی نورالدین صاحب کی وفات پر احمدی فرقہ دو ٹکڑوں میں ہو گیا جنمیں اختلاف کی وجہ منجملہ اور اعتقادات کے ایک حضرت مرزا صاحب قادیانی کا دعوئے نبوت بھی ہے۔ جسکے موافق مخالف دونوں جماعتوں کی طرف سے مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ لاہوری پارٹی مرزا صاحب کے دعوئے نبوت کی بالکل منکر ہے۔ اور اُن کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے حال ہی میں ایک کتاب بعنوان بالا (النبوۃ فی الاسلام) تصنیف کی ہے جسمیں مرزا صاحب مرحوم کے دعویٰ نبوت کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ دلائل نہایت برجستہ اور قوی ہیں۔ اگرچہ یہی تمام کے تمام دلائل ہمارے علماء وقتاً فوقتاً دے چکے ہیں مگر پھر بھی ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے اس قدر مبسوط بحث کرنا مولوی صاحب موصوف کا عمدہ کام تھا۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر ایک غیر احمدی کے ہاتھ میں بھی ہو ٭

مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے دعوٰی کو صرف مجددیت تک ہی محدود رکھا ہے۔ اُمید ہے کہ اِس کے بارے میں بھی آپ کا حجاب انشاء اللہ جلدی اُٹھ جاویگا۔ اگرچہ کہیں کہیں مرزا صاحب کے دعوی نبوت کو باطل سمجھتے ہوئے آپنے انہیں مسیح موعود بھی کہدیا ہے۔ مگر یہ بھی ایک ایسی غلطی ہے جو بہت جلد آپ سمجھ جائینگے ٭

ہم مولوی صاحب کو ان کے اس قابل قدر کام پر مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے گذشتہ غلط اعتقادات کی تلافی کے لئے ایک احسن موقعہ دیا۔ عام مسلمانوں کو مولوی صاحب موصوف اور ان کے رفقاء پر ہرگز کسی قسم کی بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان کو اور ان کے کاموں کو خندہ پیشانی اور انشراح صدر سے لبیک کہنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حق کی خاطر اور ہمارے لئے اپنے مرکز سے بہت دُور ہٹ آئے ہیں۔ اور وہ وقت بہت قریب ہے۔ کہ ہمارے ساتھ بالکل بغلگیر ہو جاوینگے" ٭

مندرجہ بالا الفاظ جو پیسہ اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے لئے وجہ تسکین ہونگے۔ اور انہیں یقین دلائینگے۔ کہ جس مقصد اور مدعا کو مدنظر رکھ کر انہوں

نے اس کتاب کے لکھنے کی طرح ڈالی تھی۔ وہ حاصل ہوا چاہتا ہے اور اس تازہ کارگذاری کا عمدہ صلہ ملنے کے خوش کُن آثار نظر آرہے ہیں۔ لیکن ہم ایسا ت کے منتظر ہیں کہ وہ لوگ جو انہیں احمدی قوم کا امیر مانتے ہیں وہ کب ان کی کارگذاریوں سے واقف ہوں گے۔ ہمیں اسبات کا سخت تعجب ہے کہ غیر احمدی پبلک تو جلدی جلدی ان واقعات صحیحہ تک پہنچ رہی ہے جو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے افعال و کردار سے مترتب ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ چند ایک اشخاص جو ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ انہیں سے ابھی تک کچھ لوگ یہ کیوں خیال کر رہے ہیں کہ مولوی صاحب کا احمدیت سے کچھ تعلق باقی ہے۔

کیا مسلمان شریعت سے واقف ہیں؟

پیسہ اخبار کا ایک نامہ نگار اپنے مضمون "پنجاب میں رواج اور شریعت اسلامیہ" کے سلسلہ میں لکھتا ہے کہ "پنجاب میں کسی ضلع اور کسی گاؤں میں آپ کوئی ایسا مسلمان نہ پائینگے جو نماز روزہ کی برکات سے بے خبر ہو یا یہ کہ اسکی خوبیوں سے واقف نہ ہو" ہمیں یہ الفاظ پڑھ کر نہایت حیرت اور تعجب ہوا کہ نامہ نگار اپنے مضمون میں اس پنجاب کا ذکر کر رہا ہے۔ جسمیں ہم بھی رہتے ہیں یا کسی اور کا۔ کیونکہ اس پنجاب کا تو کوئی ضلع اور کوئی گاؤں ایسا نہیں ہے۔ جسمیں سکونت اختیار کرنے والے نام کے مسلمانوں میں ننانوے فیصدی بلکہ اکثر حالتوں میں تو پورے سو ہی ایسے ہوں۔ جو نماز روزہ کی برکات سے بالکل بے خبر اور انجان ہوں۔ اور یہ ایسی کھلی اور واضح حقیقت ہے کہ جس کے لئے ہمیں کسی قسم کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک انسان کے سامنے پنجاب کے قصبوں اور شہروں کی مسجدوں کی ویرانی پکار پکار کر شہادت دے رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی حالت زار کا مرثیہ پڑھ رہی ہے۔ کیا اگر مسلمان نماز کی خوبیوں اور برکتوں سے واقف ہوتے۔ تو مسجدوں کی یہی حالت ہوتی۔ ہرگز نہیں کیونکہ جو شخص کسی بات کی خوبی سے آشنا ہوتا ہے وہ ضرور اسپر عمل بھی کرتا ہے۔ اور عملی طور پر اس کی خوبی سے بہرہ اندوز ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھی نماز کی برکات پر یقین رکھتے۔ اور اسکی خوبیوں سے آگاہ ہوتے تو ضرور تھا کہ وہ اسکی پورے طور پر پابندی بھی کرتے۔ لیکن موجودہ حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ جو اسبات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمان ہرگز ہرگز نماز کی برکات سے واقف نہیں ہیں۔ پھر اگر سو میں سے ایک یا دو آبائی تقلید میں یا رسمی طور پر نماز پڑھتے بھی ہیں تو اس سے ہم ان کا نماز کی برکات سے واقف ہونا قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ نماز کے متعلق تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تنہیٰ عن الفحشاء۔ نماز ہر ایک قسم کی بدیوں اور برائیوں سے پاک و صاف کر دیتی ہے پس جب تک کسی نماز پڑھنے والے کی حالت اس آیت کے مطابق نہ ہو جائے۔ اس وقت تک یہی سمجھا جائیگا کہ اسکی نماز نماز نہیں ہے۔ اور یہ حالت اس زمانہ میں سوائے حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہونے کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی حضرت مسیح موعود کے بغیر بھی اس حالت تک پہنچ سکتا۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو اپنے اس برگزیدہ انسان کو مبعوث کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جس کی تصدیق میں آسمان بارہ نشان الوقت میگویند زمین کی صدا ہر چہار طرف سے آرہی ہے۔ پس یہ کہنا کہ تمام مسلمان نماز روزہ کی برکات اور خوبیوں سے واقف ہیں۔ روز روشن میں اصل حالات پر پردہ ڈالنا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ایسی باتوں کو چھوڑ کر لوگوں کو ان کی اصل حالت سے آگاہ کیا جائے تا وہ اپنے انجام کی فکر کریں نہ کہ انہیں غلط فہمی میں ڈالکر مبتلائے آلام کیا جائے۔

ایک آریہ لیکچرار کی اسلام سے ناواقفیت

صداقت اور راستی کو مدنظر رکھ کر اور اعتقادات سے واقف ہو کر کسی مذہب پر تنقید کرنا ایک عمدہ بات ہے لیکن اس صورت میں کہ کسی دوسرے مذہب سے ذرا بھی واقفیت نہ ہو اعتراض کرنا عقلمندی کے خلاف ہے۔ اسوقت تک اسلام پر جن لوگوں کی طرف سے اعتراض کئے گئے ہیں۔ اُن کا بیشتر حصہ اسلام کے بڑے بڑے اصولوں سے بھی بالکل ناواقف اور انجان ثابت ہوا ہے۔ اس کی تازہ مثال آریہ سماج کے ایک مشہور و معروف لیکچرار کے ان الفاظ سے ملتی ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ لالہ ہنسراج صاحب نے اپنے لیکچر میں بڑے زور کے ساتھ کہا ہے کہ "عیسائیوں کا ادرش (عقیدہ) ہے کہ کرم کرنے کی ضرورت نہیں۔ عیسائی لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح پر ایمان لانے سے تمہارے پاپ سب دور ہو جائینگے۔ کرم کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا بھی یہی حال ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مسیح کی جگہ حضرت محمدؐ کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ قیامت کے دن جن لوگوں کی طرف حضرت صاحب کا اشارہ ہوگا وہ بہشت میں بھیجے جائینگے۔ مگر دوسرے نہیں۔"

ان الفاظ کو پڑھ کر نہایت آسانی سے اسبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ لالہ صاحب بالکل اسلام کی تعلیم اور عقائد سے ناواقف ہیں۔ اگر وہ ذرا بھی واقفیت رکھتے تو یہ الفاظ کبھی اپنے منہ سے نہ نکالتے۔ کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام نے جسقدر اعمال پر زور دیا ہے۔ اسکے مقابلہ میں دوسرے مذاہب میں کچھ بھی نہیں پایا جاتا۔ اسلام تو کہتا ہے۔ لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ۔ کہ جو کوئی بھی انسان خواہ مرد ہو یا عورت۔ عمل کرے۔ اُسے ضرور ان کا بدلہ دیا جائیگا۔ اس کا کوئی عمل ضائع نہیں ہوگا۔ کیا یہی آیت اسبات کے لئے کافی نہیں کہ اسلام نے اعمال کی بہت تاکید کی ہے پھر یہ کہنا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کی طرف حضرت صاحب کا اشارہ ہوگا وہ بہشت میں بھیجے جائینگے مگر دوسرے نہیں یہ بھی بالکل غلط ہے اور اس کا ثبوت اسلام کی تعلیم سے ہرگز ہرگز کوئی پیش نہیں کر سکتا ہم لالہ صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ان دونوں باتوں کا قرآن شریف سے ثبوت دیں ورنہ یہی کہا جائے گا کہ انہوں نے اسلام پر اندھا دھند اعتراض کر دینا اپنی قابلیت سمجھی ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی غلطی ہے۔ جو دنیا کی نظروں سے گرا دیتی ہے۔ اس لئے اس قسم کے اعتراضات کرنے سے خاموش رہنا عمدہ بات ہے۔

ناعاقبت اندیشی

ہمیں بعض اخبارات میں جناب لارڈ چیمسفورڈ پر جو آیندہ کے لئے وائسرائے ہند منتخب کئے گئے ہیں۔ کچھ بے وسرپا اعتراضات پڑھ کر سخت حیرانی ہوئی کہ کیوں ایسی خطرناک جرأت سے کام لیا جا رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ لارڈ چیمسفورڈ کیسے وائسرائے ہونگے۔ کیونکہ یہ قبل از وقت ہے۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ انکی قابلیت پر کسی قسم کی اسوقت نکتہ چینی کرنا بہت ہی معیوب اور نا روا بات ہے۔ اسلئے ہم تمام اس قسم کے اخبارات کو مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اسوقت ہر قسم کی نکتہ چینی کرنے سے احتراز کریں اور جدید وائسرائے ہند کی قابلیت۔ پختہ مزاجی۔ نیک نفسی اور ہمدردی کے خلاف کسی قسم کا اثر نہ پھیلنے دیں۔ اور اگر ایسا کیا گیا تو یہ ایک ایسی ناعاقبت اندیشی ہوگی جس کا انجام بہت خطرناک ہوگا۔

تاریخ اسلام

سیرۃ النبی

طہارۃ النفس - تکبر سے پرہیز

تکبر کِبر سے نکلا ہے جسکے معنے بڑائی کے ہیں۔ اور تکبر کے معنے ہیں۔ بڑائی کا اظہار کرنا تکبر صفاتِ بد میں سے نہایت بُری صفت سمجھی جاتی ہے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے اسی صفت نے ایک ملعون ہستی کو خدا تعالیٰ سے دور کر دیا۔ جیسا کہ شیطان کی نسبت آتا ہے کہ ابیٰ و استکبر وکان من الکٰفرین۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ پس تکبر وہ صفت ہے۔ جسنے دنیا میں سب سے پہلے انسان کو ہلاک کیا۔ تکبر کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار نہ کرے یا اس کا اقرار نہ کرے۔ بلکہ تکبر سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بڑائی کا اس رنگ میں اظہار کرے کہ جس سے احکام الٰہی کی ہتک ہوتی ہو۔ یا خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یا اُس کے بندوں کو حقیر سمجھے۔ اور اپنی بڑائی پر بجائے خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کے فخر کرے یا بجائے بنی نوع انسان کی مشکلات کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہونے کے اپنی عظمت کا دلدادہ ہو۔ یہ صفت ایسی خطرناک ہے کہ بہت چھوٹی سے چھوٹی عمر میں انسان کے اندر گھر کرتی ہے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے بچے اپنے ماں باپ کی دیکھا دیکھی دوسرے بچوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر ان کے ساتھ ملکر کھانا پڑے تو بُرا مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کے ساتھ کھانا کھائینگے جو لوگ نسلاً بعد نسلاً امارت اور دولت کے وارث ہوتے چلے آتے ہیں۔ انمیں تو پھر بھی اس مرض کا اثر نسبتاً کم ہوتا ہے لیکن جو لوگ نو دولت ہوتے ہیں یا جن خاندانوں کو نئی نئی عزت یا حکومت ملی ہوتی ہے وہ تو تکبر کی مرض میں بہت ہی گرفتار دیکھے جاتے ہیں۔ اور انکو اپنی پچھلی حالت چونکہ یاد ہوتی ہے۔ اور اُسکے دیکھنے والے موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اسپر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے آپ کو دوسروں سے علیحدہ رکھتے ہیں۔ اور اپنی ہر ایک بات کو ایسا بنا کر دکھاتے ہیں کہ بجائے انکی بڑائی کے اظہار کے ہر ایک دیکھنے والے کو اس میں صریح بناوٹ کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ مرض ایسی عام ہے کہ بہت کم لوگ اس سے بچے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اس مرض کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ اس وقت تکبر بجائے بری خصلت سمجھے جانے کے ایک اعلیٰ درجہ کی صفت اور اُمراء کا لازمہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اُمراء اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو اپنا غلام خیال کرتے تھے۔ اور نہ صرف بنی نوع انسان پر اپنی بڑائی کا اظہار کرتے تھے۔ بلکہ ان ضروریات زندگی سے بھی اپنے آپ کو مستغنی ظاہر کرتے تھے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے ہر ایک انسان کے ساتھ لگا دیا ہے چنانچہ کھانا کھاتے ہوئے اور پانی پیتے ہوئے بھی وہ اپنے عجب اور تکبر کی وجہ سے اپنے اطوار سے اسبات کا اظہار کرتے تھے۔ کہ گویا انکو کھانے کی ضرورت نہیں یا وہ پینے کے محتاج نہیں۔ ایرانی اور رُومی اُمراء اپنے اپنے دسترخوانوں پر کبھی متوجہ ہو کر نہ بیٹھتے تھے۔ بلکہ یہ امارت کی شان سمجھی جاتی تھی کہ کھانا چنا ہوا ہے۔ اور تکیوں پر سہارے لگائے ہوئے اُمراء بیٹھے ہیں اور نہایت تکبرانہ طور پر کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ گویا کھانا کھانا بھی انکی طبیعت پر ایک بوجھ ہے۔ اور نہ معلوم اپنے درجہ سے کسقدر تنزل کر کے وہ کسی غیر معلوم ہستی پر احسان کر کے اسکے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو انسانوں سے کچھ اوپر سمجھتے ہیں۔ جن کو کھانے کی کوئی احتیاج نہیں۔ ایسے زمانہ میں پھر ایسے ملک میں جسکے چاروں طرف انہی لوگوں کا زور و شور تھا۔ اور تمام عرب روم و ایران کے اُمراء کے خیالات کا دلدادہ تھا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک نہایت کمزور حالت سے ترقی پاتے پاتے بادشاہت کے بلند مینار پر پہنچے تھے۔ اپنا رعب و داب بٹھانے کے لئے ایسے موقعوں پر جن کی طبیعت میں تکبر نہ بھی ہو وہ بھی کچھ نہ کچھ اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن میری جان قربان ہو اس رسُول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کہ عرب جیسی طاقتور قوم پر جسے رُوم و ایران نہ فتح کر سکے۔ بادشاہ ہو کر بھی آپ تکبر سے ایسے بچتے ہیں کہ روم و ایران کی دیکھا دیکھی لوگ چاہتے ہیں کہ آپ بھی کسیقدر اس رنگ کو اختیار کریں جو اُسوقت کے سلاطین کا تھا۔ لیکن آپ اپنی اس طرز کو ذرہ بھر بھی نہیں چھوڑتے۔ جسپر خدا تعالیٰ نے شروع ایام سے آپ کو قائم کیا تھا۔ چنانچہ ابو جحیفہ وھب بن عبد اللہ السوائی بیان کرتے ہیں کہ قال رسول اللہ علیہ وسلم انی لا اکل متکئا۔ یعنی میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ شاید یہ مختصر الفاظ آج سے تیرہ سو۱۳۰۰ سال کے حالات سے ناواقف انسان کے لئے بے معنی ہوں۔ لیکن جن لوگوں کو اس وقت کے حالات کا علم ہے وہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں امراء عجم اپنے مال و دولت پر کیسے مغرور تھے۔ اور کسطرح انکی ہر ایک حرکت سے آثار تکبر و عجب ظاہر تھے حتے کہ سیدھے بیٹھ کر کھانے کو اپنی ہتک خیال کرتے تھے۔ پس ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود اس کے کہ آپ کبر سنی میں کسی قدر فربہ بدن بھی ہو گئے تھے۔ اور اکڑوں یا جھک کر بیٹھنے سے آپ کو تکلیف بھی ہوتی تھی۔ تکیہ لگا کر کھانے سے انکار کرنا اس پاک قلب پر دلالت کرتا ہے جسمیں تکبر کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور آپ کی احتیاط صرف اسلئے تھی۔ اوّل تو یہ عادت ان لوگوں میں تھی جو تکبر اور عجب کے پتلے تھے۔ دوم۔ اس لئے کہ اسطرح بیٹھ کر کھانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص کو کھانے کی احتیاج نہیں بلکہ یوں ہی شغل کے طور پر کھانا کھا رہا ہے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ کی نعمت کی بے قدری ہوتی ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ اور طبرانی نے عبد اللہ بن بسر سے ایک روایت لکھی ہے جس سے آپکے تکیہ لگا کر نہ کھانے کی وجہ بھی حدیث سے ہی معلوم ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ:-

اھدیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فجثی علی رکبتہ یاکل فقال لہ اعرابی ما ھذہ الجلسۃ فقال ان اللہ جعلنی کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ آپ کھانے کے لئے اکڑوں بیٹھ گئے۔ اسپر ایک اعرابی بولا کہ کھانے کا یہ طریق کیسا ہے۔ اسپر آپنے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے شریف بنایا ہے۔ اور متکبر اور سرکش نہیں بنایا۔ اس حدیث سے وہ دونوں وجوہ جو میں نے اوپر لکھی ہیں نکل آتی ہیں۔ کیونکہ جبار کا لفظ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ آپکا تکیہ لگا کر نہ کھانا اسوجہ سے تھا کہ اس سے تکبر ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ جابر یا جبار اسی آدمی کو کہتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو دبا کر آپ ان سے بڑا بننا چاہے پس جبار نہ ہونے سے آپ کی یہی مراد تھی کہ میں متکبر نہیں اور عنید ظالم اور باغی کو کہتے ہیں۔ پس عنید کے لفظ سے آپنے یہ بتایا ہے کہ میں کھانا کھاتے وقت اسلئے متوجہ ہو کر کھاتا ہوں کہ میں سرکش و باغی نہیں ہوں یعنی میری طبیعت اسکو ناپسند کرتی ہے کہ میں کھانا کھاتے وقت ایسا ظاہر کروں کہ گویا مجھے اسکی پروا نہیں۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ کی نعمت کی حقارت کر کے اسکے باغیوں میں شامل ہو جاؤں۔ غرض اس دوسری حدیث سے بخاری کی روایت کی تشریح ہو جاتی ہے۔ اور اس سے معلوم ہو جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

اسراف سے بچو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۱۶ء)

*

تبٰرک الذی جعل فی السماء بروجًا وجعل فیہا سراجًا وقمرًا منیرا۔ وھو الذی جعل الیل والنہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا۔ وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونًا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلٰما۔ والذین یبیتون لربھم سجدًا وقیاما۔ والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم۔ ان عذابھا کان غراما۔ انھا ساءت مستقرًا ومقاما والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما - ۲۵-۶۲-۶۷

یہ چند آیات جو مینے اسوقت پڑھی ہیں۔ انمیں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی تعریف بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ وہ یوں کیا کرتے ہیں۔ یُوں تو بہت سے لوگ ہیں جو بڑے شوق سے اپنی لڑکے کا نام عبد الرحمٰن رکھتے ہیں۔ اور بہت ہیں کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کون ہو تو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور لوگوں کے دعوٰی کرنے کو چھوڑ دو واقعہ میں بھی سب لوگ خدا ہی کے بندے ہیں۔ اور جتنی بھی چیزیں دُنیا کی ہیں۔ خواہ وہ انسان ہیں۔ یا حیوان چرند یا پرند سب خدا ہی کے بندے ہیں کیونکہ وہ کونسی چیز ہے جو خدا کے سوا کسی اور نے پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی سب کو پیدا کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے سب خدا ہی کے بندے ہیں پھر اس لحاظ سے کہ خدا ہی سب کو قائم رکھنے والا ہے اور اسی کے اختیار میں ہر ایک جاندار اور بے جان کا قائم رکھنا ہے۔ اسی کے بندے ہیں۔ پھر اس لحاظ سے بھی کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی فرمانبرداری کرتی ہے۔ گو خدا کو بھی بعض لوگ نہیں مانتے۔ مگر جو اسکے قوانین ہیں ان سے ذرہ بھر نکلنا بھی کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی بھی طاقت میں نہیں ہے۔ مثلاً آنکھوں سے دیکھنا اور کانوں سے سُننا خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اب یہ کوئی نہیں کر سکتا۔ کہ آنکھوں سے سننے کا کام اور کانوں سے دیکھنے کا۔ تو خدا کے قانون سے کوئی نہیں نکل سکتا۔ اسلئے بھی سب عباد الرحمٰن ہیں۔ لیکن باوجود اسکے اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں بار بار فرمایا ہے کہ عباد الرحمٰن بنجاؤ۔ چنانچہ پاک روحوں کیلئے فرماتا ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔ حالانکہ اس سے پہلے بھی وہ خدا تعالیٰ کے بندے تھے۔ کیونکہ خدا ہی نے انکو پیدا کیا تھا۔ خدا ہی ان کا رازق تھا۔ خدا ہی انکا مالک تھا خدا ہی انکو قائم رکھتا تھا۔ پھر فادخلی فی عبادی جو فرمایا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا بندہ ہونا دو رنگ میں ہوتا ہے۔ غرض ایک لحاظ سے تو تمام انسان خدا کے بندے ہیں لیکن ایک لحاظ سے بعض بندے ہوتے ہیں۔ اور بعض نہیں ہوتے۔ اس لحاظ سے تو خدا کے بندے وہ کہلاتے ہیں جو اسکے تمام احکام کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں۔ اور جو نہیں کرتے وہ اس لحاظ سے خدا کے بندے نہیں ہوتے۔ بلکہ شیطان کے بندے ہوتے ہیں اپنے نفس کے بندے ہوتے ہیں اور انسانوں کے بندے ہوتے ہیں +

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی تعریف فرمائی ہے اور یہاں وہی لوگ مُراد ہیں جن کا ذکر فادخلی فی عبادی میں ہے اور یہاں عبد سے مُراد عابد ہے۔ غرض ان آیات میں عباد الرحمٰن کی کچھ باتیں خدا تعالیٰ نے بتائی ہیں کہ جنمیں وہ پائی جائیں وہ عباد الرحمٰن ہوتے ہیں۔ اسوقت میری غرض انمیں سے ایک بات کو بیان کرنا ہے۔ جو سب سے آخری آیت میں بیان فرمائی ہے خدا تعالےٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک تعریف یہ فرمائی ہے کہ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما جب وہ انفاق یعنی خرچ کرتے ہیں تو یہ دو باتیں انکے مدنظر ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ لم یسرفوا خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے۔ دوم لم یقتروا بخل نہیں کرتے۔ مال کو جمع نہیں کرتے۔ قتر کے معنے مال کے جوڑنے اور جمع کرنے کے ہیں۔ قاتر وہ جو مال کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ جمع کرنے سے ہی بخل کے معنے لئے گئے۔ کیونکہ انسان مال جمع تبھی کر سکتا ہے جب خرچ نہ کرے۔ اور اسی کو بخیل کہتے ہیں۔ پس قاتر کے اصل معنے یہ ہیں کہ جو مال جمع کرے اور ان لوگوں پر خرچ نہ کرے جنپر خرچ کرنا اسکے ذمہ ہے +

اس آیت میں خرچ نہ کرنیوالے کی نسبت خدا تعالیٰ نے کیا عجیب لفظ رکھا ہے یہ نہیں فرمایا کہ وہ جو اپنے رشتہ داروں اور محتاجوں وغیرہ پر خرچ نہیں کرتا وہ بُرا ہے کیونکہ جس کے پاس مال نہو۔ وہ بھی تو خرچ نہیں کرتا۔ پھر کیا وہ خدا کے بندوں سے نکل جائیگا۔ مثلاً ایک شخص خود بھوکا ہے۔ اس سے کوئی محتاج آکر مانگتا ہے کہ مجھے کھانے کو دو۔ لیکن وہ کچھ نہیں دیتا۔ تو کیا ایسا آدمی بھی خدا کے حضور بخیل ٹھہرایا جاسکتا ہے نہیں۔ ہاں ایک ایسا شخص جسکے پاس دینے کے لئے ہے۔ مگر نہیں دیتا۔ وہ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ملزم ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ عبد الرحمٰن نہیں ہوتا جو خرچ نہیں کرتا۔ بلکہ قتر کا لفظ رکھا جسکے معنے ہیں مال جمع کرنے کے۔ اور قاتر اُس کو کہتے ہیں جو مال جمع کرے۔ اور اور رشتہ داروں مسکینوں اور محتاجوں پر خرچ نہ کرے پس اس ایک ہی لفظ میں یہ بھی بتادیا کہ جسکے پاس مال نہو اُسپر کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض صرف اسپر ہے جسکے پاس مال ہے اور وہ بجائے حاجتمندوں پر خرچ کرنے کے اسے جوڑتا ہے اسی طرح اس لفظ کے ذریعہ سے یہ بھی بتادیا کہ خالی مال جوڑنا منع نہیں بلکہ اگر کسی شخص کے پاس اسقدر مال ہو کہ وہ ان لوگوں پر خرچ کرنیکے بعد جن کا خرچ اسکے ذمہ ہے اور غربا کی مدد کرنیکے بعد بھی مالدار ہے تو اس کا مال جمع کرنا گناہ نہیں خیر اس جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی عبد الرحمٰن بننا چاہے تو اسکے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے وقت دو باتوں کا لحاظ کرے۔ اوّل یہ کہ وہ اپنے مال میں اسراف نہ کرے۔ اسکا کھانا صرف تکلف اور مزے کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ قوت۔ طاقت اور بدن کو قائم رکھنے کیلئے ہوتا ہے اسکا پہننا آرائش کیلئے نہیں ہوتا۔ بلکہ بدن کو ڈھانکنے اور خدا تعالےٰ نے جو اسے حیثیت دی ہوتی ہے اسکے محفوظ رکھنے کیلئے ہوتا ہے چنانچہ صحابہ کا طرز عمل بتاتا ہے کہ وہ اسی طرح کرتے تھے چنانچہ حضرت عمر ایک دفعہ شام کو تشریف لے گئے تو وہاں بعض صحابہ نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے (ریشمی کپڑوں سے مراد وہ کپڑے ہیں جن میں کسی قدر ریشم تھا ورنہ خالص ریشم کے کپڑے سوائے کسی بیماری کے پہننے مردوں کو منع ہیں) آپنے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ان لوگوں پر خاک پھینکو۔ اور ان سے

کہاکہ تم اب ایسے آسایش پسند ہو گئے ہو۔ کہ ریشمی کپڑے پہنتے ہو۔ اسیران میں سے ایک نے اپنا کرتا اُٹھا کر دکھایا تو معلوم ہوا کہ اُس نے نیچے موٹی اون کا سخت کرتا پہنا ہوا تھا اُس نے حضرت عمرؓ کو بتایا کہ ہم نے ریشمی کپڑے اسلئے نہیں پہنے کہ ہم انکو پسند کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ اس ملک کے لوگوں کی طرز ہی ایسی ہے اور یہ بچپن سے ایسے امراء کو دیکھنے کے عادی ہیں جو نہایت شان و شوکت سے رہتے تھے پس ہم نے بھی انکی رعایت سے اپنے لباسوں کو ملکی سیاست کے طور پر بدلا ہے ورنہ ہم پر ان کا کوئی اثر نہیں۔ پس صحابہ کا عمل بتاتا ہے کہ اسراف سے کیا مُراد ہے اس سے یہی مراد ہے کہ مال ایسی اشیاء پر نہ خرچ کرے جنکی ضرورت نہیں اور جن کا مدعا صرف آرایش و زیبایش ہو ✤

غرض خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ عباد الرحمٰن وہ ہوتے ہیں جو اپنے مالوں میں اسراف نہ کرتے ہوں۔ وہ اپنے مالوں کو ریا اور دکھاوے کے لئے خرچ نہ کرتے ہوں۔ بلکہ فائدہ اور نفع کے لئے صرف کرتے ہوں۔ پھر اپنے مالوں کو ایسی جگہ دینے سے نہ روکیں جہاں دینا ضروری ہو۔ اور ان کا قوام ہو یعنے درمیانی ہو۔ نہ اپنے مالوں کو اس طرح لٹائیں جو اللہ تعالےٰ کی منشاء کے ماتحت نہ ہو۔ اور نہ اس طرح روکیں کہ جائز حقوق کو بھی ادا نہ کریں۔ یہ دو شرطیں عباد الرحمٰن کے لئے مال خرچ کرنے کے متعلق ہیں لیکن بہت لوگ ہیں جو یا تو اسراف کیطرف چلے جاتے ہیں یا بخل کی طرف ✤

اسراف کی مرض اس زمانہ میں بہت بڑھی ہوئی ہے بخل کی مرض بھی ہے۔ مگر یہ مسلمانوں میں کم ہے اور آجکل تو مسلمان کی تعریف اور علامت ہی یہی مقرر کی گئی ہے۔ کہ جو کچھ اسکے پاس آتا ہو کھاپی جائے۔ اور جسقدر مال اس کے پاس ہو سب خرچ کردے ✤ بخل ہنود کیطرف منسوب کیا جاتا ہے مگر مسلمان وہی سمجھا جاتا ہے جو دین و دُنیا کے لئے کچھ نہ بچائے۔ اور سب کچھ کھا جائے۔ لیکن کیا اُلٹ بات ہے ادھر قرآن کریم تو کہتا ہے کہ مسلم وہ ہے جو اسراف نہ کرے مگر آجکل مسلمان وہ سمجھا جاتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے جتنا کوئی زیادہ اسراف کرے اُتنا ہی ولی اللہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مومن وہ ہوتا ہے جو کبھی اسراف نہیں کرتا۔ مگر اس زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ جتنی انکی آمدنی نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں اور بہت ایسے ہیں کہ جب انکو کہا جائے کہ تم اپنی بیوی بچوں کو کیوں خرچ نہیں دیتے تو کہدیتے ہیں کہ تنخواہ تھوڑی ہے ہم شریف آدمی ہیں اپنے اخراجات چلائیں یا ان کو دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اسی کا نام شرافت ہے تو پندرہ کروڑ تنخواہ والا بھی بیوی بچوں کے لئے کچھ نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ یورپ نے عیش و عشرت کے سامان اس کثرت سے پیدا کر دیئے ہیں کہ جسقدر بھی روپیہ ہو بہت جلدی صرف ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو بیوی بچوں کے لئے خرچ کرنیوالے ہوتے ہیں وہ دس دس اور پندرہ پندرہ روپے کے ملازم ہو کر بھی کرتے ہیں اور جو نہیں کرنا چاہتے وہ سینکڑوں روپیہ کی آمدنی کے ہوتے ہوئے بھی نہیں کرتے۔ اور دوسرے ہی فضول اخراجات میں روپیہ کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سی دولت ملگئی۔ اُس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بُلا کر پوچھا کہ مجھے دولت کو خرچ کرنے کا طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا کسی نے کچھ۔ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایکدن وہ بازار سے گذر رہا تھا کہ بزاز کے کپڑے پھاڑنے کی اسے آواز آئی جسکو اُس نے بہت پسند کیا۔ اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے کپڑے کے تھان لا کر پھاڑا کرو۔ اس طرح اس نے کپڑے پھڑوانے شروع کئے۔ اور چر چر کی آواز سُننے لگا اور ہزارہا روپیہ اسپر خرچ کر دیا۔ تو خرچ کرنے کے لئے تو وہ بھی کہتا تھا کہ کپڑے کے پھٹنے کی بڑی مزیدار آواز ہے۔ جو کانوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن کیا یہ بھی کوئی خرچ کرنا تھا۔ پس کسی مال کو ناجائز اور فضول طور پر خرچ کرنا کوئی بھی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس کروڑوں کروڑ روپیہ ہو تو وہ بھی سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے اور ایسا اکثر دنیا میں ہوتا ہے۔ ہاں روپیہ کا جائز طور پر اور ٹھکانے سر خرچ کرنا مشکل ہے اور بہت مشکل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ روپیہ کمانا آسان ہے۔ مگر خرچ کرنا بہت مشکل ہے واقعہ میں یہ بہت ہی سچا قول ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو بہت بہت روپیہ کماتے ہیں لیکن انھیں خرچ کرنا نہیں آتا۔ اسلئے کنگال ہی رہتے ہیں۔ اور بہت ایسے ہیں جو کم کماتے ہیں۔ مگر چونکہ انھیں خرچ کرنا آتا ہے اسلئے آسودہ رہتے ہیں ✤

غرض مسلمانوں میں یہ ایک بہت بڑی مرض ہے اور یہ مرض یہاں بھی بعض لوگوں میں ہے۔ یہاں ایک شخص نے لڑکوں کے افسر کو کہا تھا کہ میرا لڑکا جو خرچ کرنے کے لئے مانگے اسے دیدینا۔ اور دوکانداروں کو بھی کہہ گیا کہ کوئی چیز مانگے تو دیدینا۔ اس لڑکے نے بیس روپیہ کی ایک مہینہ میں فرنی وغیرہ ہی کھائی۔ اس قسم کے بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ لڑکے بہت زیادہ فضول خرچی کرتے ہیں۔ شائد دوکاندار ایسے لڑکوں کے ساتھ یہ برادرانہ محبت سمجھ کر کرتے ہوں مگر میں کہتا ہوں۔ یہ تو برادرانِ یوسف کا سلوک ہے۔ وہ بھی اپنے بھائی کو بھیڑیے کھا گئے تھے اور اس قسم کے لوگ بھی بھیڑیے کھا جانا چاہتے ہیں۔ اور کوئی محبت اور برادرانہ ہمدردی نہیں کرتے۔ برادرانہ سلوک تو یہ ہے کہ کھانیوالوں کو مفت دیں اور ان سے کچھ نہ لیں لیکن اس طرح کرنا کہ پہلے دیتے جانا۔ اور پھر قیمت لینے کیلئے اسکے پیچھے پڑنا کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ گو بعض لوگ جو غریب ہیں انھیں ادھار لینا پڑتا ہے اور انھیں دینا چاہیئے لیکن ایسی صورت میں جبکہ انکے گھر آٹا نہ ہو اور وہ فاقہ کشی کر رہے ہوں یا کپڑا نہ ہو اور سخت حاجتمند ہوں۔ یا اور کوئی ایسی ہی ضروری بات ہو۔ ایسا دیا ہُوا قرض اگر کوئی ادا نہ کرسکے تو دوسرے ادا کرنے کی طرف توجہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کسی کو مٹھائی کھلاوے اور پھر اپنے قرض کے لئے چارہ جو ہو تو کسی کو کیا ضرورت ہے کہ اس کا قرض ادا کرے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسراف نکرو اس لئے اسراف کرنا اور اسراف کرنے والے کی مدد کرنا دونو گناہ ہیں مثلاً جیسا شراب پینے والا گنہگار ہے۔ ایسا ہی پلانے والا بھی گنہگار ہے۔ جو دوکاندار قرض پر مٹھائی دیکر دوسرے کو مقروض بناتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیا میں نے خود مٹھائی کھلائی ہے اس شخص نے مانگی میں نے دیدی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ میں نے خنزیر خود نہیں کھایا۔ بلکہ اور کو کھلایا ہے۔ تو کیا کھلانے والا بدتر نہیں ہوگا۔ ضرور ہوگا ✤

میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں میں ابھی تک اسراف کی مرض چلی آتی ہے لیکن یہ لطف کی بات ہے کہ اسراف کرنیوالوں کا پتہ دیر سے معلوم ہوتا ہے مگر بخل کرنیوالے پر بہت جلدی آوازے کسے جاتے ہیں۔ اسراف کرنیوالے کے ساتھی پہلے پہلے اسے کوئی ہدایت نہیں کرتے۔ لیکن جب وہ تباہ ہو چکتا ہے تو وہ بھی کہنا شروع

کردیتے ہیں کہ اس نے احتیاط نہیں کی۔ ان سے کوئی پُوچھے۔ کہ اب جو تم یہ کہتے ہو۔ پہلے اسکے ساتھ کیوں شامل ہوتے تھے۔ ایسی باتوں پر بولنے کی مجھے تو عادت نہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تو عام طور پر کہدیا کرتے تھے۔ لیکن میں انتظار کرتا ہوں۔ اور کرنے والے کو کسی رنگ میں سمجھا دیتا ہوں۔ پھر انتظار کرتا ہوں۔ شاید بعض لوگ یہ جانتے ہوں کہ مجھے انکے حالات کا پتہ نہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے مجھے ان کی نسبت اتنا پتہ ہوتا ہے اگر انہیں اس کا پتہ ہوجائے تو حیران ہوجائیں بہت لوگ ہیں۔ جن کی عادتیں جتنی مجھے معلوم ہیں اتنی انہیں خود بھی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے معاملات میں خاموش رہا کرتے تھے۔ یہی بات مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میں اسی کی پیروی کرتا ہوں ﴿

پس تم لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ خود اسراف سے بچو۔ اور دوسروں کو بچاؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ہمیشہ فرماتے تھے کہ ایسی چیزیں جن کا انسان محتاج نہیں۔ مثلاً مٹھائی وغیرہ کسی کو قرض نہیں دینی چاہیئے۔ لیکن اب تک بعض لوگوں کو نصیحت نہیں حاصل ہوئی۔ اب میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا آدمی ہے۔ جو مُصیبت میں ہے تو اُسے قرض بے شک دو۔ یہ اچھا کام ہے مثلاً کوئی آٹے والا ہے یہ کسی غریب اور مفلس کو آٹا قرض دیتا ہے تو وہ قابل تعریف ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اسی طرح اگر کوئی کپڑے والا کسی ایسے آدمی کو کپڑا قرض دیتا ہے جو ننگا ہوا ہے تو وہ قابل شکریہ ہے۔ اس کا قرضہ اگر وہ ادا نہ کرسکے۔ تو دوسروں کا فرض ہے کہ اس کی بجائے ادا کردیں ایسی طرح اگر کوئی اور ضروری چیز قرض دیتا ہے تو اچھا کرتا ہے لیکن ایسی اشیاء جیسے مٹھائی اور دودھ ہے۔ قرض دینا دوسرے کو اسراف کی عادت ڈالنا ہے۔ ایسا مت کرو کیونکہ اس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ اور وہ جو اسراف کراتا۔ اور دوسرے پر بوجھ لادتا ہے وہ بھی اچھا نہیں کرتا ﴿

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اسراف اور بخل دونوں سے بچائے۔ اور ان کے درمیانی راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین ﴿

بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فوری توجّہ کے قابل

سب حمد و ثنا اس پاک ذات کے لئے ہے۔ جسکے وعدے ہمیشہ سچے ہیں۔ اور جس کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُسکے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ پر ہے جو سب انبیاء کا سردار ہے۔ جو خدائی وعدے کے مطابق پھر آخرین کے درمیان اپنے جمالی بروز میں ظاہر ہوا۔ کیا ہی مُبارک تھے وہ پاک نفوس جو حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب کہلائے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پھر کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جنہوں نے احمدؐ کے انصار ہونے کا فخر حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو حضرت مسیح موعود وصیت میں فرماتے ہیں۔ مجھے اسبات کا خوف نہیں کہ روپیہ کہاں سے آئیگا لیکن خوف ہے تو یہ ہے کہ روپیہ کے سبب سے لوگ ہلاک نہ جائیں۔ سو پھر خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت فضل عمر کی راہ نمائی کے طفیل ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوئے۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے خلاف خوفناک ہوئے۔ کہ ہم مسیح کا نام لیں گے تو روپیہ کہاں سے ملیگا۔ بلکہ ہم نے اپنے روز افزوں بڑھتے ہوئے دینی اخراجات کے پورا کرنے کے واسطے کسی غیر کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ اور صرف احمدی کی پاک کمائی۔ اور بے ریا مخلصانہ عطیات سے سب کام چلائے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ ﴿

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو ایسے مخلص دل عطا کئے یہ اسکی رحمت ہے۔ اور اُس کا فضل ہے ﴿

اسمیں شک نہیں کہ چندوں کے دینے میں ہماری جماعت عموماً اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ کر حصہ لینے والی ہے۔ تاہم بعض اشخاص یا بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جنکو زیادہ تر مستعد ہونے کی ضرورت ہے۔ اور اگر سب جماعتیں باقاعدہ پوری باقاعدگی کے ساتھ اپنے چندے ماہ بماہ روانہ کرتی رہیں تو تمام کام اپنے وقت پر برابر چلتے رہیں۔ لیکن بعض جگہوں یا شخصوں کے تساہل کے سبب سے بعض مدات مقروض ہوجاتی ہیں اور یہی حال اسوقت مدات صدر انجمن کا اور ترقی اسلام کا ہورہا ہے۔ اور یہ قرضہ اتر نہیں سکتا۔ جب تک کہ کوئی وفد باہر نکل کر خاص کوشش کے ساتھ ایک کثیر رقم جمع کر کے نہ لائے مگر اوّل تو وفد میں جانیوالے وہی بزرگ ہوسکتے ہیں جو بہت ضروری خدمات میں مصروف ہیں۔ دوم وفد کا جانا خود ایک خرچ چاہتا ہے لہذا ہمارے مکرم دوست اس چٹھی کو ہی وفد خیال کریں۔ اور اپنی اپنی جگہ خاص چندے علاوہ ماہواری چندوں کے جمع کرکے جسقدر جلد ممکن ہو۔ اور جتنا ہوسکے روپیہ ارسال فرماویں تاکہ فنڈ قرضہ سے سبکدوش ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کا اجر عظیم دے گا۔ انشاء اللہ۔ اس درخواست کا مخاطب ہر ایک احمدی بھائی ہے جو پڑھے دوسروں کو بھی سُنائے۔ اور جو سُنے دوسروں کو بھی سُنائے۔ اور ایک مجموعی کوشش کے ساتھ سب ملکر ایک کثیر رقم بھجوائیں۔ نہ صرف ہندوستان کے۔ بلکہ افریقہ اور دیگر مقامات کے احمدی برادران بھی اپنے آپ کو اس کا مخاطب جانیں

والسّلام

(نواب) محمد علیخان (مولوی) شیر علی (خلیفہ) رشید الدین

نوٹ:۔ جو رقم ارسال کی جائے۔ اس کے ساتھ یہ اطلاع ہو کہ صدر انجمن کے واسطے کس قدر ہے۔ اور انجمن ترقی اسلام کے واسطے کس قدر ﴿

حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے:۔

"مسیح موعود نے جس لڑکے کی بشارت دی تھی وہ آپ ہیں اور کیا جناب کا دعوٰی ہے"

اس کا جواب حضور نے اپنے دست مبارک سے یہ لکھا:۔

مکرم۔ السلام علیکم۔ حضرت مسیح موعود نے ایک خاص لڑکے کی کئی جگہ پیشگوئی کی ہے۔ ایک میری پیدائش سے پہلے کی ہے جسمیں مصلح موعود کا لفظ آتا ہے۔ ایک الوصیت میں ہے پہلے اشتہارات میں یہ نہیں لکھا کہ مصلح الہام الٰہی سے دعوٰی کریگا۔ الوصیت والے موعود کی نسبت لکھا ہے کہ قرب وحی سے مخصوص ہوگا اگر یہ دونوں ایک ہیں تب تو مصلح موعود کے لئے وحی سے دعوٰی کرنا ضروری ہے، اور اگر دو شخص ہیں یا ایک ہی شخص کی دو مختلف وقتوں کی حالتیں ہیں تب مصلح موعود کے لئے نہ تو دعوٰی وحی سے ضروری ہے۔ اور بلا وحی کے اور ہوسکتا ہے کہ وہ دعوے بھی نکرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی پیشگوئیاں اُمت کے بڑے بڑے آدمیوں کی نسبت فرمائیں۔ بعض نے انکے مستحق ہونے کا دعوے بھی کیا۔ ان لوگوں نے سمجھکر اپر چسپاں کیں۔ مثلاً محمد مہدی فاتح قسطنطنیہ کی نسبت پیشگوئی موجود ہے اس کا دعوے ثابت نہیں اور بھی ہیں پس میں مصلح موعود ہونے کا دعوے نہیں کرتا اگر میں ہوں تو الحمد للہ۔ دعوٰی سے فائدہ نہیں اگر میں نہیں تو اس احتیاط سے میں ایک غلطی سے محفوظ ہو گیا بعض لوگ مجھے وہ موعود سمجھتے ہیں۔ میں انکو بھی نہیں روکتا۔ ہر ایک شخص کا اپنا خیال و تحقیق ہے۔ اور خلاف شریعت نہیں ﴿

انجمن ترقی اسلام کی یکسالہ کارگذاری

اس انجمن کی سالانہ رپورٹ سکرٹری صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع فرمائی کہ ہم ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے اسے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس سے اس بات کا نہایت آسانی سے اندازہ لگایا جا سکیگا کہ اس انجمن نے اس قلیل عرصہ میں کس قدر کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ اور آئندہ اس سے کیا کیا امیدیں وابستہ ہیں۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

انجمن ترقی اسلام

جیسا احباب کو معلوم ہے کہ اس انجمن کا قیام خلافت ثانیہ کے ساتھ ہی وجود میں آیا ہے۔ اور حضرت فضل عمر کے اولوالعزمانہ کام کی یہ انجمن بھی ایک ثمر ورشاخ ہے۔ اگرچہ اس انجمن کی عمر چھوٹی ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس قلیل عرصہ میں اس کا کام بہت بابرکت ثابت ہوا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

انجمن ترقی اسلام کے کام

انجمن کے مفصلہ ذیل کام ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اول۔ واعظین کا انتظام۔ دوم۔ انگریزی اور اردو کتابوں اور ٹریکٹوں کی اشاعت۔ سوم۔ مدرسہ مبلغین چہارم تبلیغ بذریعہ خط وکتابت۔ پنجم احمدی جماعت میں تعلیم کی اشاعت۔ ششم اصلاح اقوام جرائم پیشہ۔

کل آمد خرچ

امسال مذکورہ بالا کاروبار پر کل خرچ ۲۰۶۴۶-۱۴-۰ ہوا۔ بمقابل اس خرچ کے کل آمد سال رواں کی ۱۷۸۲۸-۰-۵ ہوئی۔ گویا آمد سے خرچ کی ۲۸۱۸-۱۳-۷ کی زیادتی رہی یا بالفاظ دیگر یہ انجمن ۲۸۱۸-۱۳-۷ کی مقروض ہے۔

اس مجمل کیفیت کے بعد میں کسی قدر اختصار کے ساتھ ان تمام مدات کی نسبت جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کچھ عرض کرنا ہوں۔ امید ہے کہ آپ لوگ خوشی اور توجہ سے پڑھیں گے اور دعا کرینگے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں آئندہ آنیوالے سال میں بیش از پیش ترقی بخشے اور برکت دے۔

واعظین کا انتظام

ہمارے مبلغین میں ۱۵ اصحاب ایسے ہیں جن کو انجمن کی طرف سے باقاعدہ طور پر اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ۱۲ تو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ دو انگلستان میں اور ایک جزیرہ مارشیس میں ہے۔ علاوہ ان کے اور بھی اکثر ایسے دوست ہیں جو گو انجمن کی طرف سے کوئی مالی امداد حاصل نہیں کرتے تاہم تبلیغ کے کام میں مبلغین کی طرح ساعی ہیں اور باقاعدہ اپنی رپورٹیں دربار خلافت میں پیش کرتے رہتے ہیں چنانچہ ایسے اصحاب میں سے مولوی ابو الہاشم خان ایم اے۔ مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی۔ مسٹر احمد مالاباری۔ مسٹر محمد بی ڈبلیو لائی سیلون مسٹر سی۔ ایچ سنا ٹا سیلون مسٹر نوریا۔ مارشیس۔ ڈاکٹر فضلدین صاحب مشرقی افریقہ۔ بابو عبد الرحیم صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب فرانس۔ اور حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا۔ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ ماسوا ان بزرگوں کے امسال سلسلہ احمدیہ کے دیگر علماء دیگر لیکچرار حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت بکثرت مختلف تبلیغی سفروں پر بھیجے گئے۔ مثلاً حیدر آباد۔ جام پور ڈیرہ غازیخان۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ ملتان ضلع جالندھر۔ نبگہ۔ نوان شہر۔ گدھ شنکر۔ رڑیا داتہ چھنی میانی۔ بھیرہ۔ کاٹھ گڈھ۔ فیروزپور۔ ملوٹ۔ سنور۔ سنوڑ۔ پٹیالہ۔ صوبہ جات متحدہ اور بنگال کے مختلف مقامات وغیرہ وغیرہ میں تبلیغی تقریریں۔ اور وعظ ہوئے جن کا خرچ اکثر صورتوں میں انجمن ترقی اسلام کے خزانہ نے ہی برداشت کیا۔

کتب و ٹریکٹ

سال رواں میں اللہ تعالیٰ کے محض فضل وکرم سے اور اسی کی تائید سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ قرآن شریف کا انگریزی اور اردو میں ایک ایسا نادر ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے شائع کریں کہ جس کی نظیر آج تک دنیا میں موجود نہیں۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

علاوہ ترجمۃ القرآن کے انجمن ہذا نے قریباً ۱۲ عدد کتب ٹریکٹ اردو انگریزی وغیرہ شائع کئے ہیں اور وہ یہ ہیں حقیقۃ النبوۃ تذکرۃ الذاکرین۔ برکات خلافت۔ پیغام مسیح۔ رسالہ زکوٰۃ مولوی محمد علی صاحب کے عقائد۔ شرائط وہدایات متعلق بیعت اردو و انگریزی۔ قادیان اور احمدی۔ انگریزی میں مسئلہ الہام انگریزی میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں انگریزی میں۔ فیتھ ٹو ٹرینیٹی (انگریزی میں) ان کتب کے علاوہ کئی ایک اشتہار بھی سال رواں میں شائع ہوئے ہیں۔ اور نیز ایک ٹریکٹ سندھی زبان میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

مدرسہ مبلغین

تبلیغ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں اور مبلغین کی قلت کو مدنظر رکھکر حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی خلافت کے پہلے ہی سال میں اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ چنانچہ اس میں اس وقت دس مبلغ زیر تعلیم ہیں۔ ان کے لئے خاص مضامین پر جماعت کے چیدہ چیدہ افراد کے لیکچر کرائے جا چکے ہیں۔ اس مدرسہ پر ۹۰ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ زیادہ تر مدرسہ احمدیہ کے علماء اس میں تعلیم دیتے ہیں۔ اس مدرسہ کے متعلق ایک الگ بورڈنگ ہوس ہے جس میں طلباء کی سہولیت کو مدنظر رکھکر اور انکی دینی حالت کی نگہداشت کے لئے عمدہ اور خاطرخواہ انتظام کیا گیا ہے۔ طلباء مدرسہ ہذا میں انجمن احمدیہ سیلون کی سفارش پر ایک نیا طالب علم داخل ہوا ہے جو سیلون کا رہنے والا ہے۔ اور انجمن احمدیہ سیلون کی خواہش ہے کہ وہ واپس جا کر اپنے ملک میں تبلیغ سلسلہ کا کام کرے اس مدرسہ کے کام کا اندازہ کرنے کے لئے صرف اس قدر بتا دینا کافی ہے کہ طلباء مدرسہ نے باہر جا کر جس قدر تقریریں کی ہیں انکو احباب نے پسند فرمایا ہے۔ اور خصوصیت سے قابل ذکر امر یہ ہے کہ حافظ جمال احمد صاحب طالب علم جماعت مبلغین نے ملتان میں ثناء اللہ جیسے چالاک دشمن کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

تبلیغ بذریعہ خط وکتابت

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے مبلغین کو انکی نیک کوششوں میں کامیاب کیا ہے۔ اسی طرح تبلیغ بذریعہ خط وکتابت بھی خدا تعالیٰ نے

کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے۔ چنانچہ سال رواں میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ ..نائی جیریا۔ سیلون۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور ماریشیس آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ سیرالیون وغیرہ ممالک میں بذریعہ خطوط سلسلہ تبلیغ جاری رہا ہے۔ یہ وہ خطوط ہیں جو کہ دفتر ترقی اسلام سے بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ انگلستان اور ماریشیس کے مبلغ۔ آسٹریلیا۔ فرانس کے احباب۔ نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی خط وکتابت کے ذریعہ تبلیغ سلسلہ میں مصروف رہتے ہیں۔

احمدی جماعت میں تعلیم کی اشاعت

آپ لوگوں سے کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۴ء کی تقریر میں پرائمری مدارس کے اجرا کی تجویز بدیں غرض فرمائی تھی کہ جماعت میں علم دینی و دنیوی کی اشاعت ہو اور آئندہ آنیوالی نسل دولت علم سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالے کا فضل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اس خواہش کے پورا ہونے کے بھی آثار پیدا ہو گئے چنانچہ اس تجویز کے مطابق گذشتہ سال ہی پنجاب کے مختلف مقامات میں ۱۲ کے قریب پرائمری مدارس کھولدیئے گئے تھے اور امسال یہ تعداد ۴۰ تک پہنچ گئی ہے جنمیں ۳ لڑکیوں کے مدرسے ہیں۔ ان مدارس کی تعداد بلحاظ اضلاع کے حسب ذیل ہے۔ ضلع گورداسپور ۹۔ ضلع جالندھر ۲۔ ضلع ہوشیارپور ۳ ضلع گوجرانوالہ ۴۔ ضلع گجرات ۶۔ ضلع لائل پور ۱۔ ضلع سرگودہ ۱۔ ضلع ملتان ۱۔ ضلع جہلم ۲ ضلع لدھیانہ ۱۔

ان مدارس پر انجمن کو دو صد روپیہ ماہوار خرچ کرنا پڑتا ہے ان مدارس کے معلم نہ صرف دنیوی تعلیم دیتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک مقامی مبلغ کا کام بھی دیتے ہیں۔

اصلاح اقوام جرائم پیشہ

محولہ بالا کاموں کے علاوہ سب سے آخری مگر ضروری کام جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح میں حصہ لینا تھا چونکہ یہ کام گورنمنٹ عالیہ کی وساطت اور منظوری کے بعد ہونے والا تھا۔ لہذا اس غرض کے لئے ایک درخواست گورنمنٹ پنجاب میں دی گئی تھی جس کی منظوری آچکی ہے مگر چونکہ ابھی گورنمنٹ اس کام کے لئے قواعد مرتب کر رہی ہے۔ لہذا امید ہے کہ جلد انشاء اللہ تعالیٰ اس کام کو بھی شروع کیا جائے گا۔

نتائج

اس تمام کاروبار اور اپنی ناچیز کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد میں اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور برکتوں کا ذکر کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے سال رواں میں بارش کی طرح برسائی ہیں۔ چنانچہ اس کی چند مثالیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

سیلون

گذشتہ سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان کیا تھا کہ عنقریب ایک مبلغ سیلون اور ماریشیس میں بھیجا جائیگا۔ اس کے مطابق شروع سال میں مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے کو براستہ سیلون ماریشیس کی طرف روانہ کیا گیا۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاص طور پر کامیاب کیا ہے۔ اس وقت سیلون میں انجمن احمدیہ باقاعدہ طور پر قائم ہے۔ اس کے تین ۳ ممبر ہیں۔ نمازیں الگ پڑھتے ہیں۔ گذشتہ عید کی نماز مسٹر ٹی کے لائی پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ سیلو آئی لینڈ کولمبو کے گھر پر پڑہی گئی۔ ایک ممبر نے جلسوں کے لئے علیحدہ مکان بنادینے کا وعدہ کیا ہے۔ انجمن کے اجلاس کی رپورٹیں سیلون کے اخبارات میں چھپتی ہیں۔ لیکچر ہوتے ہیں۔ تمام تعلیم یافتہ حلقہ میں ایک ہلچل ہے۔ سعید طبیعتیں احمدیت کی طرف مائل ہیں اور مسٹر ڈبلیو لائی اور بی ایچ مشار اطلاع دیتے ہیں کہ وہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اپنا پریس کھولیں گے۔ ایک مدرسہ جاری کرینگے۔" تامل زبان میں ٹریکٹ شائع کریں گے یہ سب مخلص اور جوشیلے لوگ ہیں۔ آئندہ سال سالانہ جلسہ پر آنے کا ارادہ رکھتے ہیں سیلون سے ایک شخص کو محض تعلیم دین کے لئے قادیان بھیجا ہے۔ یہ ہمارا نیا بھائی انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتا ہے اور معمولی آدمی نہیں بلکہ ایک متمول پنشن یافتہ پولیس انسپکٹر کا لڑکا ہے۔ احمدیان سیلون اپنے امام کے حکم مطابق گورنمنٹ برطانیہ سے تعلق وفاداری رکھتے ہیں اور اس کا وہ اپنی انجمن کے پہلے ہی اجلاس میں بدیں الفاظ اعلان کریں گے:۔

"ہم اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت اور مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اعلان کرتے ہیں کہ ہماری انجمن کو پولیٹیکل معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم گورنمنٹ عالیہ کے وفادار اور مخلص ہیں"

ماریشیس

مولوی حافظ غلام محمد صاحب سیلون میں جماعت قائم کرنے کے بعد ماریشیس تشریف لے گئے اور جس کامیابی سے وہ وہاں کام کر رہے ہیں۔ اس کی رپوٹیں اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ اس وقت مقام روزہل میں ۲۰ خاندان احمدی ہو چکے ہیں۔ اور مقام پورٹ لوئیس میں ۲۰ شخص سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں سکرٹری انجمن احمدیہ پورٹ لوئیس اخویم مسٹر این نور یا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کا درس باقاعدہ جاری ہے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ دشمن دوست بن رہے ہیں۔ دیوبند سے ایک مولوی مخالفین نے منگوایا تھا۔ مگر مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی اے کے مقابل میں لوگوں پر اس کی ناکامی کا اظہار ہو گیا ہے ایک قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ ہز ایکسلینسی گورنر ماریشیس نے مولوی صاحب کو ہفتہ میں تین دن گورنمنٹ ہال میں جلسہ کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور مولوی صاحب نے احمدی جماعت کی وفاداری کے متعلق گورنمنٹ پر ایک اشتہار انگریزی فرانسیسی اور اردو میں شائع کیا ہے

انگلستان

مبلغ احمدیت چودھری فتح محمد صاحب ایم اے کی امداد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس سال قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی۔ کو جیسا کہ ناظرین پر ظاہر ہے قادیان سے روانہ فرمایا۔ قاضی صاحب ۶ اکتوبر کو لندن پہنچ گئے۔ اور چودھری صاحب کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ چودہری صاحب نے ان کی معیت سے فائدہ اٹھا کر انگلینڈ کے مقررہ لیکچروں کے علاوہ سکاٹلینڈ کا بھی کامیاب دورہ کیا ہے۔ چاروں طرف آواز آرہی ہے کہ ہمیں احمدیت اللہ کا حال سناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انگلستان میں آجتک جس قدر احمدی ہم کو دیئے ہیں وہ مخلص ہیں۔ اور خود بھی تبلیغ کا کام کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے وہ یورپین بھائی بہنیں جنہوں نے اپنی بیعت کی فارمیں خانہ پری کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت

میں بھیجدی ہیں۔ جسب ذیل ہیں۔
۱۔ مسٹر سلو یو بشیر کوریو ۲ مسٹر شیلغ سلمان۔ ۳۔ مسٹر جے ٹرڈ
۴۔ مس حمیدہ سٹروڈ۔ ۵ ایک لیڈی جس کے نام کا اظہار
اس وقت مناسب نہیں۔ ۶۔ مسٹر چارلس الیف روشر
۷۔ مسٹر کیرولائین لِلی روشر۔

ہم اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ گذشتہ جلسہ پر ہم نے صرف اخویم مسٹر سلو یو بشیر کوریو کی بیعت کا اعلان کیا تھا امسال ہم چھ اور ایسے مخلص احمدی جوان کا اعلان کرتے ہیں جو احمد کو مسیح موعودؑ مانکر سلسلہ حقہ میں داخل ہوئی ہیں اور یہ ہمارے لئے بھائی بہنیں معمولی افراد نہیں بلکہ ان میں سے ایک ایسا ہے جو ایک روزانہ انگریزی اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ اور ان میں ایسے ہیں جن کے اخلاص کی مثال ہماری ایک معززہ و مکرم بہن کے ایک خط سے جس کے چند فقرات ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتی ہیں۔

"حضور والا۔ میں اس خوشی کا کس طرح اظہار کروں جو مجھے یہ بات معلوم کر کے محسوس ہوئی ہے کہ حضور نے مجھے احمدی جماعت میں شامل ہونیکے قابل سمجھا۔ حضور۔ میں سچی مسلمان بننا چاہتی ہوں اور ایسی ہونا چاہتی ہوں کہ حضور کی غلامی میں داخل ہو کر میں حضور اور تمام احمدی بھائی بہنوں کی خوشی کا موجب بنوں۔ میں ان لوگوں سے دور ہوں جو میرے دل کے بہت قریب ہیں۔ میرے خیالات اکثر قادیان کی طرف رہتے ہیں۔ میرے لئے حضور دردِ دل سے دعا کریں۔ اور میرے تمام احمدی بھائی بہنوں کو میرا اسلام پہنچا دیں"

آسٹریلیا آسٹریلیا کے وسیع براعظم میں اگرچہ ہمارا کوئی باقاعدہ مبلغ نہیں مگر صوفی حسن موسیٰ خان نہایت سرگرمی سے تبلیغ سلسلہ میں مصروف ہیں اخبارات میں آرٹیکل لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں سڈنی کے اخبار [illegible] میں ایک مضمون حضرت مسیح موعود کے متعلق شائع ہوا ہے جس میں حضرت اقدسؑ کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ نیز برادرم موصوف کے ذریعہ سے ایک خاتون مس ٹیٹ قوس رحیم بی بی غیاث سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو چکی ہیں۔ اور آپ کی بہت لوگوں کے ساتھ سلسلہ کے متعلق خط و کتابت جاری ہے۔ برادرم موصوف کی صحت اچھی نہیں۔ لہذا وہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

متفرق نائی جیریا واقعہ افریقہ اور امریکہ میں بھی سلسلہ خط و کتابت کے ذریعہ کئی لوگ سلسلہ احمدیہ کے قریب آرہے ہیں۔ اور اپنے خطوں میں حضرت اقدسؑ کی نسبت مسیح موعودؑ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے بہت سی روحیں سلسلہ عالیہ میں شامل ہو جائینگی۔ ماہ رواں کے اندر مسٹر جنید یوسف نام ایک نوجوان نائیجرین ساکن Lagos مغربی افریقہ نے بیعت فارم اپنے ہاتھ سے پر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجدیا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ اس ملک میں ایک اور صاحب مسٹر ابلوال۔ ایم۔ اگسٹو ہیڈ ماسٹر و منیجر اسلامیہ سکول لیگوس خاص طور پر سلسلہ حقہ کے کاموں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ترجمۃ القرآن کیلئے بہت سے خریدار بھجوا چکے ہیں۔
امریکہ میں ڈاکٹر جارج بکر ساکن (Philadelphia) احمدیت کی ترقی سے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

مژدہ

بالآخر میں ایک خوشخبری کے طور پر آپ صاحبان کے سامنے نہایت خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ سال رواں میں ۸۰۱ غیر مبایعین بیعت خلافت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ہندوستان کے اندر ۲۰۸۱ نئے اشخاص بذریعہ خطوط حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور یہ تعداد محض ایسے نومبائعین کی ہے جنہوں نے خطوط کے ذریعہ بیعت کی۔ اور جن لوگوں نے قادیان میں آکر بیعت کی وہ انکے علاوہ ہیں۔
جماعت احمدیہ سیلون کے ۱۳۰ احمدیان اور ماریشیں کے ایک سو کے قریب نومبائعین اور انگلستان اور دیگر ممالک کے دس احمدی کی تعداد ان کے ماسوا ہے۔ گویا سال رواں میں تین ہزار کے قریب آدمیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بیعت کی ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکریہ ادا کریں تھوڑا ہے۔

برادران۔ آپ نے اس رپورٹ سے معلوم کر لیا ہوگا کہ انجمن ترقی اسلام کا کام اب باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ اس کے لئے مستقل آمد کا فکر کیا جائے۔ اب یک مشت چندے اس کے مستقل اخراجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے اس کے روز بروز بڑھتے ہوئے اخراجات کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ جیسے احباب صدر انجمن احمدیہ کے لئے ۲ پیسہ فی روپیہ اپنی آمد میں سے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجتے ہیں اسی طرح ایک پیسہ فی روپیہ ترقی اسلام کے لئے باقاعدہ طور پر ماہوار بھیجا کریں۔ اور زمیندار احباب فی من ایک سیر کے حساب سے غلہ ترقی اسلام کے فنڈ میں دیا کریں۔ پس اب سب احباب اس تجویز پر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء سے باقاعدہ طور پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس زائد بوجھ کے اٹھانے میں مدد فرمائے۔

ترقی اسلام کے علاوہ میں منارۃ المسیح کی تکمیل کی طرف بھی آپ صاحبان کو متوجہ کرتا ہوں۔ اس کی تکمیل کے لئے تین چار ہزار روپیہ کی مزید ضرورت ہے۔ پس احباب اس رقم کے پورا کرنے کی بھی کوشش فرماویں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ان نیک کاموں کے سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔
منارۃ المسیحؑ کے لئے جو احباب یک صد روپیہ دینگے ان کے نام حسب تجویز حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کتبہ میں لکھکر منارۃ المسیحؑ میں لگائے جائیں گے۔

سیکرٹری ترقی اسلام۔ قادیان

تریاق ثلاثہ

یعنی

کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کا تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذالریہ وغیرہ امراض شدید ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں۔ ورنہ سل ہو جائیگی دق کا شکار ہونگے۔ ذالریہ کا نشانہ ہونگے ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے۔ جن کو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامنگیر رہتا ہو خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے قیمت فی ڈبیہ ۸ر

نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض سے ہے یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں۔ ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغی کو فی تکان کیسی ہو ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے۔ (۲) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں (۳) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا کہ ان رفع کے لئے اکسیرالبدن ہیں قیمت ۴۲ گولیاں ۸ر

دوائی خانہ ہمدرد بیماران قادیان

ضرورت نکاح

ایک لڑکی کیواسطے جس کی عمر قریباً چودہ سالہ ہے۔ صورت وسیرت اچھی ہے چوتھا پارہ کا ترجمہ ختم کرنیکو ہے ایک ایسے لڑکے کی تلاش ہے۔ جو بیس سال سے زیادہ عمر کا نہ ہو اور قوم لوہار ہو تو اچھا ہے۔ ورنہ نجار سے ہو احمدی خواندہ۔ شریف اور ملازم کو ترجیح دیجائیگی اضلاع گوجرانوالہ گجرات سیالکوٹ۔ اور لاہور کے سوا کسی اور ضلع کا نہ ہو

درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔ اور ہر درخواست کے ساتھ ۱م کے ٹکٹ آنے چاہئیں (مینجر الفضل قادیان)

فہرست نو مبائعین

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۶ء

نام	مقام	نام	مقام
چراغدین۔	سیالکوٹ	آمنہ بی بی	گجرات
محمد شفیع۔	//	شاہ بیگم	//
محمد صادق	//	رحمت بی بی	//
محمد حسین	//	عائشہ بی بی	//
فتح محمد	//	عبدالغنی	//
مساۃ اللہ رکھی	//	محمد یوسف	//
بیگم بی	//	نظر محمد	//
اللہ دتا۔	//	ملک چراغدین۔ گوجرانوالہ	
لبھا	//	چودہری حسن محمد	//
محمد بی بی	//	ملک شاہ نواز خان	//
خورشید	//	غلام حسین۔	سیالکوٹ
طفیل	//	مانخان	ہمیرپور
صادق	//	منشی نظام الدین	ہوشیارپور
شریف	//	بادل	بھرت پور
فتح بی بی	//	حسین شاہ۔	پشاور
سید حسین شاہ	//	کرم بی بی	لاہور
میاں بڈھا	گورداسپور	مساۃ جاگن	//
خیرالدین۔	سیالکوٹ	رابعہ بی بی	//
نعمت اللہ	پٹیالہ	سارہ //	لائلپور
مساۃ تاج بی بی۔	سیالکوٹ	کرم بھری	//
برکت علی	//	احمد دین	//
ہمشیرہ منشی عبداللہ	//	عبدالعزیز	لاہور
غلام نبی	//	شمس الدین	الہ آباد
بشیرالحق	لاہور	غلام حسن۔	سیالکوٹ
فضل کریم۔ رام گڈھ	لدھیانہ		
فتح علی۔	ڈیرہ غازیخان		
فضل احمد	گجرات		
خدابخش	//		
مساۃ جنت بی بی	//		
ستارہ بی بی	//		

بیعت خلافت

نام	مقام
شادین معہ اہلیہ خود	سیالکوٹ
اہلیہ منشی عبداللہ	//
والدہ منشی //	//
وزیر علی۔	تھٹین ریہا
عبدالغفور	تھٹین ریہا
محمد عثمان	تیماگو ریہا
مہتاب الدین گوندل سدرہ بدھ	سیالکوٹ
علی محمد۔ چک ۳۷۸	لائلپور
عبداللہ	// //
محمد ولد شاہو چک ۳۷۸	لائلپور
یوسف وسلیمان	// //

میزان ۶۵

حضرت خلیفۃ المسیح اول علامہ مولانا حکیم نورالدین صاحب کے مجربات

مقوی بے نظیر یہ دوائی ہر ایک قسم کی کمزوری دل و دماغ ہاتھ پاؤں کا ٹھرکنا سستی اعضائے رئیسہ و اعصاب جریان کے لئے سریع التاثیر اور مجرب ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

مقوی معدہ بدہضمی اور درد گرانی شکم اور قبض کی رفع کھٹے ڈکار وغیرہ جملہ امراض معدہ بفضل خدا دور ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ زنگاری۔ خارش چشم۔ دھند۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا آنکھوں سے پانی جانا بل وگماجنی غرضیکہ اکثر امراض چشم میں نہایت مفید اور مجرب ثابت ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ

بواسیر خونی۔ یہ گولیاں بواسیر خونی کے لئے نہایت مجرب ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ

سنون وندان دانتوں کو صاف اور چمکیلا اور مضبوط بناتا ہے مسوڑوں کے خون اور درد کو بند کرتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر

دوائی خارش۔ کھجلی خشک ہو یا تر اس دوائی کے لگاتے ہی آرام شروع ہو جائیگا قیمت فی ڈبیہ ۴ر

المشتہر حکیم امیر احمد قریشی شفاخانہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیان ضلع گورداسپور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پاک کیا تھا؟ ایک مہر تیرہ سو برکت آفتاب صداقت جس نے سرزمین عرب سے طلوع ہو کر شش جہت میں اپنا نور پھیلایا اور تا قیامت تک ایسا اسے کوئی نہیں بجھا سکتا میٹھی زبان پنجابی نظم میں آنحضرت کے حالات دیکھنے ہوں تو ذیل کے پتہ سے چمکار محمدی منگاؤ قیمت ۴ر منشی جھنڈے خان احمدی معرفت ہدایت اللہ احمدی پوسٹ ماسٹر ہیڈ (مصنف محمد خان تبسم)